OPEN ACCESS: Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities
ISSN (ONLINE): 2707-1219 www.arjish.com ISSN (PRINT): 2707-1200
DOI: https://doi.org/10.53575/u7.v5.04(21)70-79

سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں مزاح اور اس کے اصول وضوابط: ایک تحقیقی مطالعہ

Humor in the Light of Sira-un-Nabi (PBUH) and its Principles and Rules: A Research Study

Dr. Muhammad Zafar Iqbal
Chairman, Department of Islamic Studies, ICB College, G-63, Islamabad.
Email: drzafarjalali@gmail.com

Hafiz Muhammad Naveed
Ph.D Research Scholar, Department of Islamic Studies, University of Gujrat, Gujrat.
Email: hamzaashafiq19@gmail.com

Dr. Ghulam Hussain Babar
Associate Professor, Barani Agriculture University, Rawalpindi.

Received on: 07-10-2021 Accepted on: 09-11-2021

Abstract

Islam is a perfect religion. Which is an unparalleled gift and a beautiful gift from the Creator of the universe to humanity. Allah Almighty has formulated its rules and regulations and these rules are in harmony with human nature. Because Allah Almighty is the Creator of humanity. He has created human nature and temperament. Therefore, who can be more knowledgeable of nature and knowledge of human nature than this? It is a different matter that this substance is kept less in some and more in others. - Undoubtedly, this is a great divine blessing which removes the languor of hearts and gives them a state of serenity. In this regard, I find the best example from the blessed life of the Holy Prophet(PBH). He used to joke with his devotees, which caused a wave of happiness among them. There are some rules and regulations mentioned in the hadiths for humor, the observance of which is very important.

Keywords: Humor, Sira-un-Nabi (PBUH), Allah Almighty, Islam, Holy Prophet (PBUH).

موضوع تحقیق کا تعارف

اللہ تعالیٰ نے انسانی طبیعت میں متعارض اور متضاد صفات ودیعت رکھی ہیں ذ کبھی اس کے مزاج میں نرمی ہوتی ہے تو کبھی سختی، کبھی خوشی اسی چہرے سے ظاہر ہوتی ہے تو کبھی وہ غصے سے بے قابو ہو جاتا ہے، کبھی وہ ہوا میں خنکی چاہتا ہے تو کبھی اس کی طبیعت آب وہوا کی گرمی کو پسند کرتی ہے، کبھی اس کی کیفیت جلال کی ہوتی ہے تو کبھی جمال کی، کبھی اس پر سنجیدگی طاری ہوتی ہے تو کبھی وہ مزاح کے موڈ میں ہوتا ہے۔ اسلام ایسا دین نہیں ہے کہ جس میں مزاج کی تبدیلی کے لیے جگہ موجود نہ ہوذ بلکہ دین اسلام نے مزاج کی تبدیلی کے لیے بہت سارے ایسے امور کو جائز قرار دیا ہے جن میں شرعی اعتبار سے کوئی قباحت موجود نہ ہو۔ چنانچہ اسلام نے اعتدال میں رہتے ہوئے مزاح کو جائز قرار دیا ہے۔

نبی اکرم ﷺ کی سیرت مطہرہ کا خاصہ ہے کہ ہر حالت میں آپ ﷺ کی ذات مبارک سے عملی نمونہ مل جاتا ہے۔اعتدال کا دامن چھوڑتے ہوئے لوگ مختلف کیفیات میں انتہاء پر چلے جاتے ہیں لیکن نبی اکرم ﷺ تمام حالات میں حد اعتدال میں ہی رہتے تھے۔مزاح اور خوش طبعی انسانی زندگی کا ایک ایسا عنصر ہے جس کا نہ صرف حد سے تجاوز کر جانا مضر ہے بلکہ اس لطیف احساس سے کسی انسان کا خالی ہونا بھی ایک قسم کا نقص ہے۔بسااوقات اپنے دوستوں اور ماتحتوں کے ساتھ مزاح کا برتاؤان کے لیے خوشی و مسرت اور عزت وافزائی کا سبب بنتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ اپنی تمام تر عظمت ورفعت کے باوجود نبی اکرم ﷺ اپنے جانثاروں کے ساتھ مزاح بھی فرمایا کرتے تھے۔ضرورت اس امر کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی سیرت طیبہ کی روشنی میں مزاح اور اس کے اصول وضوابط کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا جائے۔اس ضرورت کو پورا کرنے کے لیے زیر نظر مضمون تحریر کیا جارہا ہے۔

سیرت النبی ﷺ اور مزاح

اسلام ایک ایسا دین ہے جو تمام امور میں اعتدال اور میانہ روی کو پسند کرتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ مزاح اور خوش طبعی میں میانہ روی کی تلقین کرتا ہے۔موقع کی مناسبت سے جہاں مزاح اور خوش طبعی کو جائز مباح قرار دیا گیا ہے وہیں اس کی کثرت کو مذمور قرار دیا گیا ہے۔امام نووی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

اعلم ان المزاح المنھی عنه ھو الذی فیه افراط ویداوم علیه فانه یورث الضحک وقسوۃ القلب ویشغل عن ذکر الله والفکر فی مھمات الدین ویؤول فی کثیر من الاوقات الی الایذاء ویورث الاحقاد ویسقط المھابة والوقار فاما من سلم من ھذه الامور فھو المباح الذی کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یفعله علی الندرۃ لمصلحة تطیب نفس المخاطب وموانسة وھو سنة مستحبة۔[1]

"جان لو کہ مزاح وہ ممنوع ہے جو حد سے زیادہ ہو اور اس پر مداومت کی جائے کیونکہ یہ بہت زیادہ ہنسنے اور دل کے سخت ہونے کا باعث ہے، ذکر الٰہی سے غافل کر دیتا ہے اور اہم دینی امور میں غور و فکر سے باز رکھتا ہے۔بسااوقات ایذارسانی تک پہنچاتا ہے۔بغض وعناد پیدا کرتا ہے رعب وداب ختم ہو جاتا ہے لیکن جو شخص ان امور سے محفوظ ہو تو اس کے لئے مباح ہے جو خود رسول اللہ ﷺ نے کبھی کبھار کسی مصلحت کے پیش نظر مخاطب کو بے تکلف اور مانوس بنانے کے لئے انجام دیا اور یہ سنت مستحبہ ہے۔"

نبی اکرم ﷺ کی عادت مبارکہ تھی کہ آپ ﷺ کسی بھی کیفیت میں اعتدال کو نہیں چھوڑتے تھے۔حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كنت أكتب كل شيء أسمعه من رسول الله صلى الله عليه وسلم أريد حفظه، فنهتني قريش، وقالوا: أتكتب كل شيء تسمعه ورسول الله صلى الله عليه وسلم بشر يتكلم في الغضب والرضا؟، فأمسكت عن الكتاب، فذكرت ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم، فأومأ بأصبعه إلى فيه، فقال: اكتب، فوالذي نفسي بيده، ما يخرج منه إلا حق۔[2]

"میں ہر اس حدیث کو جو رسول اللہ ﷺ سے سنتا یاد رکھنے کے لیے لکھ لیتا، تو قریش کے لوگوں نے مجھے لکھنے سے منع کر دیا، اور کہا: کیا تم رسول اللہ ﷺ سے ہر سنی ہوئی بات کو لکھ لیتے ہو؟ حالانکہ رسول اللہ ﷺ بشر ہیں، غصے اور خوشی دونوں حالتوں میں باتیں کرتے ہیں، تو میں نے لکھنا چھوڑ دیا، پھر رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلی سے اپنے منہ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ لکھا کرو، قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس سے حق بات کے سوا کچھ نہیں نکلتا۔"

اپنے دوستوں اور پیروکاروں کو ہنسانے اور ان کے ساتھ خوش طبعی کے لیے کبھی کبھار مزاح کرنا عیب میں شامل نہیں ہے۔ کیونکہ اگر یہ عیب ہوتا تو نبی اکرم ﷺ کبھی بھی مزاح نہ فرماتے۔ نبی اکرم ﷺ ایسی ہستی ہیں جن کو تمام عیبوں سے پاک پیدا کیا گیا ہے۔ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ بارگاہ نبوی ﷺ کے بڑے مقبول شاعر تھے۔ آپ ﷺ کی مدح سرائی کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

وأحسن منك لم تر قط عيني　　　وأجمل منك لم تلد النساء

خلقت مبرأً من كل عيب　　　كأنك قد خلقت كما تشاء[3]

"آپ سے حسین تر میری آنکھ نے کبھی دیکھا نہیں، آپ سے بڑھ صاحب جمال کسی ماں نے جنا ہی نہیں، آپ کو ہر عیب سے پاک پیدا کیا گیا، گویا آپ کو آپ کے حسب منشا بنایا گیا۔"

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کا مزاح ہمیشہ حق پر مبنی ہوتا تھا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

قالوا: يا رسول الله، إنك تداعبنا، قال: " إني لا أقول إلا حقا۔[4]

"لوگوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ ہم سے ہنسی مذاق کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا" : میں خوش طبعی اور مزاح میں بھی حق کے سوا کچھ نہیں کہتا۔"

مزاح اور دل لگی انسانی فطرت کا ایک لازمی حصہ ہے جو خود خالق و مالک نے اس میں ودیعت فرمایا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر فرد بشر میں یہ مادہ معتد بہ مقدار میں پایا جاتا ہے۔ جو شخص اس عطائے الٰہی کو منجمد نہیں رہنے دیتا اس کو بروئے کار لاتا ہے وہ صحیح معنی میں فوائد کثیرہ اور منافع عظیمہ حاصل کرتا ہے۔ چنانچہ تجربہ شاہد ہے کہ جو شخص اس ودیعت الٰہی سے استفادہ نہیں کرتا بلکہ بہ تکلف اسکو دباتا ہے، اپنے اوپر وقار اور سنجیدگی کا خول چڑھا لیتا ہے اور اپنے آپ کو وقار اور تمکنت کا مجسم پیکر بنا کر لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہے، اسے مغرور، متکبر، بدمزاج، بد خلق، نک چڑھا جیسے القاب بے بہا سے نوازا جاتا ہے۔ اس کے لئے افادہ اور استفادہ امر محال بن جاتے ہیں، وہ چاہے کثیر و عظیم علوم کا امین ہو اور دیگر بہت سے خواص کا حامل ہو، مگر اس کے ان خواص سے اہل عالم کما حقہ استفادہ نہیں کر پاتے۔ اس کے برخلاف جو انسان اس نعمت خداوندی کو بروئے کار لاتا ہے۔ اسے منجمد نہیں رہنے دیتا، اہل دنیا اسے متواضع، منکسر المزاج، خوش اخلاق، خوش طبع، خوش مزاج جیسے القاب سے نوازتے ہیں، اپنے متعلقین و متوسلین میں وہ بڑا ہی مقبول و محبوب ہوتا ہے۔ دنیا میں وہ ہر دلعزیز بن کر زندگی بسر کرتا ہے کثیر تعداد میں لوگ اس سے استفادہ کرتے ہیں نتیجتاً اس کی صلاحیتوں اور استعداد کو جلاء ملتی جاتی ہے اور اس کی قابلیتیں نکھر کر سامنے آتی

ہیں۔ نبی اکرم ﷺ چونکہ تمام عمدہ اور اچھی صفات کے جامع تھے، اس لیے آپ ﷺ اپنے جانثاروں کے ساتھ مزاح بھی فرمایا کرتے تھے ۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ماں شریک چھوٹے بھائی حضرت عمیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ دل لگی فرمانے کا ایک انداز حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے:

إن كان النبي صلى الله عليه وسلم ليخالطنا حتى يقول لأخ لي صغير:يا أبا عمير ما فعل النغير۔[5]

"نبی کریم ﷺ ہم بچوں سے بھی دل لگی کرتے، یہاں تک کہ میرے چھوٹے بھائی ابو عمیر نامی سے مزاحاً فرماتے! اے ابو عمیر! تیری نغیر نامی چڑیا تو بخیر ہے۔"

عمیر اور نغیر دونوں تصغیر کے صیغے ہیں، عرب میں پیار کے طور پر تصغیر کا صیغہ استعمال کیا جاتا ہے جیسے ہمارے ہاں اردو میں چھوٹے بچوں کو چھٹن یا چھوٹو کہتے ہیں۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

أن رجلًا استحمل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: إني حاملك على ولد الناقة، فقال: يا رسول الله، ما أصنع بولد الناقة؟ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم:" وهل تلد الإبل إلا النوق۔[6]

" ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے سواری کی درخواست کی، آپ نے فرمایا" : میں تمہیں سواری کے لیے اونٹنی کا بچہ دوں گا''، اس آدمی نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں اونٹنی کا بچہ کیا کروں گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" : بھلا اونٹ کو اونٹنی کے سوا کوئی اور بھی جنتی ہے۔"

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہی فرماتے ہیں:

أن النبي صلى الله عليه وسلم قال له:يا ذا الأذنين، قال محمود: قال أبو أسامة: يعني مازحه۔[7]

" نبی اکرم ﷺ نے ان کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا" :اے دو کان والے "! محمود بن غیلان کہتے ہیں: ابواسامہ نے کہا، یعنی آپ ﷺ نے اس سے مزاح کیا۔"

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی مزاح کی روایت کرنے کے حوالے سے مزید فرماتے ہیں:

أن رجلًا أتى النبي صلى الله عليه وسلم، فقال: يا رسول الله، احملني , قال النبي صلى الله عليه وسلم: إنا حاملوك على ولد ناقة , قال: وما أصنع بولد الناقة , فقال النبي صلى الله عليه وسلم: وهل تلد الإبل إلا النوق۔[8]

"ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے سواری عطا فرما دیجئیے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ہم تو تمہیں اونٹنی کے بچے پر سوار کرائیں گے۔ وہ بولا کہ میں اونٹنی کے بچے کا کیا کروں گا؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ آخر ہر اونٹ اونٹنی ہی کا بچہ تو ہوتا ہے۔"

کبھی ایسا بھی ہوتا کہ نبی اکرم ﷺ کے جانثار آپ ﷺ کے ساتھ مزاح کرتے۔ حضرت عوف بن مالک اشعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

أتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم في غزوة تبوك وهو في قبة من أدم، فسلمت، فرد وقال: ادخل , فقلت: أكلي يا رسول

الله , قال: كلك فدخلت۔[9]

"میں غزوہ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، آپ چمڑے کے ایک خیمے میں قیام پذیر تھے، میں نے آپ کو سلام کیا تو آپ نے جواب دیا اور فرمایا کہ اندر آ جاؤ۔ تو میں نے کہا کہ پورے طور سے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا کہ پورے طور سے۔ چنانچہ میں اندر چلا گیا۔"

حضرت امام حسن بصری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

أتت عجوز إلى النبي صلى الله عليه وسلم، فقالت: يا رسول الله، ادع الله أن يدخلني الجنة، فقال: «يا أم فلان، إن الجنة لا تدخلها عجوز» قال: فولت تبكي فقال: «أخبروها أنها لا تدخلها وهي عجوز» إن الله تعالى يقول: {إنا أنشأناهن إنشاءً فجعلناهن أبكارًا عربًا أترابًا۔[10]۔[11]

"ایک بوڑھی عورت نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ میرے لیے دعا فرمائیں کہ میں جنت میں داخل ہو جاؤں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا'' :اے فلاں شخص کی والدہ! جنت میں کوئی بڑھیا داخل نہیں ہو گی۔ حسن بصری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ وہ بڑھیا روتی ہوئی واپس چلی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا'' :اسے خبر کر دو کہ کوئی عورت بڑھاپے کی حالت میں نہیں جائے گی۔ بلکہ نوجوان دوشیزہ بن کر جائے گی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے ان عورتوں کو اس خاص انداز پر پیدا کیا کہ وہ کنواریاں، دل پسند اور ہم عمر ہیں۔"

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

أن رجلًا من أهل البادية كان اسمه زاهرًا وكان يهدي إلى النبي صلى الله عليه وسلم هديةً من البادية،فيجهزه النبي صلى الله عليه وسلم إذا أراد أن يخرج، فقال النبي صلى الله عليه وسلم:إن زاهرًا باديتنا ونحن حاضروه وكان صلى الله عليه وسلم يحبه وكان رجلًا دميمًا فأتاه النبي صلى الله عليه وسلم يومًا وهو يبيع متاعه فاحتضنه من خلفه وهو لا يبصره، فقال: من هذا؟ أرسلني. فالتفت فعرف النبي صلى الله عليه وسلم فجعل لا يألو ما ألصق ظهره بصدر النبي صلى الله عليه وسلم حين عرفه، فجعل النبي صلى الله عليه وسلم يقول:من يشتري هذا العبد» فقال: يا رسول الله، إذًا والله تجدني كاسدًا، فقال النبي صلى الله عليه وسلم:لكن عند الله لست بكاسد أو قال:أنت عند الله غال۔[12]

" ایک شخص دیہات کا رہنے والا تھا جس کا نام زاہر تھا، وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا تو دیہات کا کوئی تحفہ بھی آپ ﷺ کو پیش کرتا، پھر جب وہ شخص جانے کا ارادہ کرتا تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اس کو کوئی تحفہ عنایت کرتے۔ ایک موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زاہر ہمارا دیہاتی ہے اور ہم اس کے شہری ہیں۔ نبی اکرم ﷺ اس شخص سے محبت کرتے تھے اور وہ آدمی قدرے بد صورت تھا۔ ایک دن نبی اکرم ﷺ اس کے پاس اس حالت میں آئے کہ وہ اپنا کچھ سامان فروخت کر رہا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے پیچھے سے

آکراس کی آنکھوں پر ہاتھ رکھ دیا اور اس کو اپنے ساتھ لگالیا تاکہ وہ آپ ﷺ کو نہ دیکھ سکے۔ وہ کہنے لگا، یہ کون ہے؟ مجھے چھوڑو۔ جب اس نے نبی اکرم ﷺ کو پہچان لیا تو اپنی کمر کو نبی اکرم ﷺ کے سینہ مبارک کے ساتھ لگانے لگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس غلام کا کون خریدار ہے؟ وہ کہنے لگا کہ اللہ کے رسول! مجھے تو آپ گھاٹے کا سودا پائیں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ لیکن تو اللہ تعالیٰ کے ہاں گھاٹے والا نہیں ہے۔ یا فرمایا کہ تو اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑا قیمتی ہے۔"

مزاح ایک فطری جذبہ ہے انسان سے اس کا صدور مذموم اور قبیح نہیں بلکہ ممدوح اور مقصود ہے اس کا صدور انبیاء کرام علیہم السلام سے بھی ہوا ہے صحابہ کرام سے بھی اور اولیائے کرام سے بھی۔ آپ کا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ مزاح فرمانا اس بات کی دلیل ہے کہ مزاح جائز ہے، اگر جائز نہ ہوتا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے آپ ﷺ مزاح نہ فرماتے۔ دراصل آپ ﷺ کی مجالس بہت پر وقار اور متانت کی حامل ہوا کرتی تھیں اور آپ ﷺ اس قدر بارعب تھے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مزاح کا تصور بھی نہیں کر سکتے تھے اور اس طرح باادب اور سنجیدگی کے ساتھ بیٹھتے گویا سروں پر پرندے بیٹھے ہوں اور ذرا سی حرکت سے اڑ جائیں گے۔ نبی اکرم ﷺ نبوت کے احترام کو مکمل طور پر ملحوظ رکھتے ہوئے نصیحتوں سے انھیں سرفراز فرماتے رہتے لیکن کبھی کبھی مزاح کی ایسی بات فرماتے، جس سے دلوں میں تازگی پیدا ہو جاتی اور وہ از سر نو نصیحتوں کو قبول کرنے کے لائق بن جاتے۔

مزاح کے اصول وضوابط

شریعت اسلامیہ میں مزاح کو جائز قرار دینے کے لیے کچھ ایسے اصول و قواعد مقرر کیے ہیں جن کی پاسداری کرنا ضروری ہے۔ ان اصول کے دائرے میں رہ کر مزاح کرنا جائز ہوگا اور ان کی خلاف ورزی کی صورت میں مزاح کسی صورت بھی جائز نہ ہوگا۔ ذیل ان اصولوں کا تذکرہ کیا جارہا ہے:

ا۔ مزاح سچائی پر مشتمل ہو

جھوٹ ایک ایسا گناہ ہے جسے تمام ادیان میں قبیح سمجھا جاتا ہے۔ اس کی وجہ سے بہت ساری برائیاں جنم لیتی ہیں۔ دین اسلام نے جہاں باقی برائیوں سے روکا ہے وہاں جھوٹ سے بھی منع کیا ہے حتی کہ مزاح میں بھی اس بری صفت کے اظہار سے منع کیا گیا ہے۔ حضرت معاویہ بن حیدہ قشیری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

ويل للذي يحدث فيكذب ليضحك به القوم ويل له ويل له۔[13]

"تباہی ہے اس کے لیے جو بولتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے تاکہ اس سے لوگوں کو ہنسائے، تباہی ہے اس کے لیے، تباہی ہے اس کے لیے۔"

امام احمد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لا يومن العبد الإيمان كله حتى يترك الكذب من المزاحة ويترك المرائ وإن كان صادقًا۔[14]

"بندہ تب تک مکمل ایمان والا نہیں ہوتا، جب تک کہ وہ مزاحاً جھوٹ نہ چھوڑ دے، اور جب تک کہ وہ جھگڑا نہ چھوڑ دے، اگرچہ وہ سچا ہی ہو۔"

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أنا زعيم ببيت في ربض الجنة لمن ترک المراء ،وإن كان محقا ، وببيت في وسط الجنة لمن ترک الكذب،وإن كان مازحًا، وببيت في أعلى الجنة لمن حسن خلقه۔[15]

"میں جنت کے گرد و پیش میں اس شخص کے لیے گھر کا ضامن ہوں، جو جھگڑا چھوڑ دے، اگرچہ وہ حق پر ہو، اور اس شخص کے لیے جنت کے درمیان میں گھر کا ضامن ہوں، جو مزاحاً جھوٹ ترک کر دے، اور بالائی جنت میں اس شخص کے لیے گھر کا ضامن ہوں، جو اپنے اخلاق عمدہ کرے۔"

اس پس منظر سے واضح ہوتا ہے کہ شریعت اسلامیہ نے اگرچہ مزاح کرنے کی اجازت دی ہے لیکن اس حالت میں بھی جھوٹ ایسے قبیح گناہ سے احتراز کرنے کی تلقین کی ہے۔

۲۔ مزاح کسی کے تمسخر اور استہزاء سے خالی ہو

شریعت اسلامیہ میں انسانیت کو نہ صرف عزت فراہم کی گئی ہے بلکہ انسانوں کی تذلیل و تحقیر سے بھی منع کیا گیا ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد گرامی ہے:

يآ ايها الذين اٰمنوا لا يسخر قوم من قوم عسٰى ان يكونوا خيرًا منهم ولا نسآء من نسآء عسٰى ان يكن خيرًا منهن۔[16]

"اے ایمان والو! ایک قوم دوسری قوم سے ٹھٹھا نہ کرے عجب نہیں کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں دوسری عورتوں سے ٹھٹھا کریں کچھ بعید نہیں کہ وہ ان سے بہتر ہوں۔"

حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں کہ اس سے مراد لوگوں کو حقیر کمتر سمجھنا، ان کا مذاق اڑانا، یہ ایک حرام کام ہے اور منافقین کی صفت ہے۔[17] دوسروں کا مذاق اڑانے والوں کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ لوگوں کا تمسخر اڑانے والوں کیلئے جنت کا دروازہ کھولا جائے۔ ان میں سے ایک کو کہا جائے گا کہ آجاؤ، جب وہ اپنے غم و کرب اور تکلیف میں مبتلا دروازے پر پہنچے گا جب وہ قریب آئے گا تو دروازہ بند کر دیا جائے گا۔ البیہقی، شعب الایمان، ج:۵، ص:۳۱۰ کسی کا مذاق اڑانے والے کو اس بات سے ڈرنا چاہئے کہ اگر وہ کسی کا مذاق اڑا رہا ہے تو کہیں اللہ تعالیٰ بطور سزا اس پر وہ کیفیت اور صفت مسلط نہ کر دے۔ اور وہ اس مرض میں مبتلا ہو جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کا مذاق اڑانے، مسلمانوں کو تکلیف دینے سے منع فرمایا اور کسی بھی مسلمان کی تحقیر کے سلسلے میں احادیث میں سخت ممانعت وارد ہوئی ہے۔ ارشاد نبوی ہے:

المسلم أخو المسلم لا يظلمه، ولا يخذله۔ بحسب امرئ من الشر أن يحقر أخاه المسلم كل المسلم على المسلم، حرام دمه، وماله، وعرضه۔[18]

"مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرے، نہ اس کو ذلیل کرے، نہ اس کو حقیر جانے۔ کافی ہے آدمی کو یہ برائی کہ اپنے مسلمان بھائی کو

حقیر سمجھے، مسلمان کی سب چیزیں دوسرے مسلمان پر حرام ہیں اس کا خون، مال، عزت اور آبرو۔"
اس پس منظر سے واضح ہوتا ہے کہ کسی بھی انسان کو دوسروں کا مذاق اڑانے کی ہر گز اجازت نہیں ہے۔

۳۔ مزاح ڈرانے یا دھمکانے پر مشتمل نہ ہو

مزاح کے مباح ہونے کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ اس کے ذریعے کسی مسلمان کو ڈرایا یا دھمکایا نہ جائے۔ بصورت دیگر ایسا مزاح جائز نہ ہو گا۔ حضرت یزید بن سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لا يأخذن أحدكم متاع أخيه لاعبًا ولا جادا۔[19]

"تم میں سے کوئی اپنے بھائی کا سامان نہ لے نہ ہنسی میں اور نہ ہی حقیقت میں۔"

اسی حوالے سے حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ ہمیں نبی اکرم ﷺ کے اصحاب نے بیان کیا ہے:

أنهم كانوا يسيرون مع النبي صلى الله عليه وسلم، فنام رجل منهم، فانطلق بعضهم إلى حبل معه، فأخذه ففزع، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لا يحل لمسلم أن يروع مسلمًا۔[20]

"وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جارہے تھے، ان میں سے ایک صاحب سو گئے، کچھ لوگ اس رسی کے پاس گئے، جو اس کے پاس تھی اور اسے لے لیا تو وہ ڈر گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" :مسلمان کے لیے درست نہیں کہ وہ کسی مسلمان کو ڈرائے۔"

۴۔ مزاح شریعت کے خلاف نہ ہو

مزاح کے لیے ضروری ہے کہ اس میں بھی شریعت اسلامیہ کے قوانین کی پابندی کی جائے۔ اگر اسلام کی تعلیمات کے خلاف ہنسی مزاح میں کوئی بات کہی گئی تو جائز نہ ہو گی۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

أن رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث علقمة بن مجزر على بعث وأنا فيهم، فلما انتهى إلى رأس غزاته أو كان ببعض الطريق استأذنته طائفة من الجيش فأذن لهم، وأمر عليهم عبد الله بن حذافة بن قيس السهمي، فكنت فيمن غزا معه فلما كان ببعض الطريق، أوقد القوم نارًا ليصطلوا أو ليصنعوا عليها صنيعًا، فقال عبد الله وكانت فيه دعابة: أليس لي عليكم السمع والطاعة، قالوا: بلى، قال: فما أنا بآمركم بشيء إلا صنعتموه، قالوا: نعم، قال: فإني أعزم عليكم إلا تواثبتم في هذه النار، فقام ناس فتحجزوا فلما ظن أنهم واثبون، قال: أمسكوا على أنفسكم فإنما كنت أمزح معكم، فلما قدمنا ذكروا ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من أمركم منهم بمعصية الله، فلا تطيعوه۔[21]

"نبی اکرم ﷺ نے علقمہ بن مجزر رضی اللہ عنہ کو ایک لشکر کا سردار بنا کر بھیجا، میں بھی اس لشکر میں تھا، جب وہ لشکر کے آخری پڑاؤ پر پہنچے یا درمیان راستے ہی میں تھے تو لشکر کی ایک جماعت نے آگے جانے کی اجازت مانگی، علقمہ رضی اللہ عنہ نے اجازت دے دی، اور عبداللہ بن حذافہ بن قیس سہمی رضی اللہ عنہ کو ان پر امیر مقرر کر دیا، میں بھی ان لوگوں میں تھا جنہوں نے ان کے ساتھ غزوہ کیا، ابھی وہ راستہ ہی میں

تھے کہ ان لوگوں نے تاپنے یا کچھ پکانے کے لیے آگ جلائی، تو عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ (جن کے مزاج میں خوش طبعی پائی جاتی تھی) نے کہا: کیا تم پر میری بات سننا اور اطاعت کرنا واجب نہیں؟ لوگوں نے جواب دیا: کیوں نہیں؟ کہا: میں کسی کام کے کرنے کا تمہیں حکم دوں تو تم حکم بجالاؤ گے؟ لوگوں نے جواب دیا: ہاں، کہا کہ میں لازمی حکم دیتا ہوں کہ تم اس آگ میں چھلانگ لگا دو، کچھ لوگ کھڑے ہو گئے اور کودنے کے لیے کمر کس لی، عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کو جب یہ گمان ہوا کہ واقعی یہ تو کود ہی جائیں گے، تو بولے: ٹھہرو، میں تم سے یونہی مذاق کر رہا تھا۔ جب ہم لوگ واپس مدینہ آئے، لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کو سارا ماجرا سنایا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حکام میں جو تمہیں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا حکم دے تو اس کی بات نہ مانو۔"

اس پس منظر سے واضح ہوتا ہے کہ ایسا مزاح جس میں شریعت اسلامیہ کے کسی حکم کی مخالفت پائی جائے، وہ ناجائز ہے۔ لہذا کوشش کرنی چاہیے کہ مزاح میں بھی شریعت کے اصولوں کا لحاظ رکھا جائے۔

۵۔ مزاح میں حد سے زیادہ انہماک نہ ہو

مزاح میں حد سے زیادہ منہمک ہونا، طول دینا، اور مبالغہ آمیزی کرنا بھی جائز نہیں ہے۔ مزاح کا بنیادی ضابطہ یہ ہے کہ وہ وقتی اور محض کچھ دیر کی خوش طبعی کیلئے ہونا چاہئے نہ کہ اسے پیشہ بنایا جائے۔ مومنین کی صفات سنجیدگی ہے، ہنسی مزاح محض بطور رخصت کے اجازت دی گئی ہے بعض لوگ سنجیدگی اور کھیل کے وقت میں فرق نہیں کرتے۔ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

من حسن اسلام المرء ترکه ما لا یعنیه۔[22]

"کسی شخص کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ لایعنی اور فضول باتوں کو چھوڑ دے۔"

مستقل طور پر مزاح میں لگے رہنا ممنوع ہے، اس لیے کہ وہ زیادہ ہنسنے کا سبب، قلب کے بگاڑ کا ذریعہ اور ذکر اللہ سے اعراض کا موجب ہے۔ رسول اللہ ﷺ کبھی کبھار ہی مزاح فرماتے تھے، وہ بھی کسی خاص مصلحت کے لیے یا مخاطب کو مانوس کرنے کے لیے۔ ہنسی کے مواقع پر ہنسنا اور مسکرانا بھی انسانی فطرت کا تقاضا ہے اور بلا موقع اور محل تکلف سے ہنسنا اور قہقہہ لگانا فطرت کے خلاف عمل ہے۔

خلاصہ بحث

اسلام ایک کامل و مکمل دین ہے۔ جو انسانیت کے لئے خالق کائنات کا ایک بے مثال تحفہ اور حسین نذرانہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے احکام و قوانین وضع فرمائے ہیں اور یہ احکام انسانی فطرت سے ہم آہنگ ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ خالق انسانیت ہے۔ اسی نے انسانی فطرت اور مزاج تخلیق فرمایا ہے۔ لہٰذا اس سے زیادہ انسان کا مزاج شناش اور فطرت شناش اور کون ہو سکتا ہے؟ مزاح اور خوش طبعی ایک ایسی پر کیف کیفیت ہے جو اللہ تعالیٰ نے تقریباً ہر انسان میں ودیعت فرمائی ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ یہ مادہ کسی میں کم تو کسی میں زیادہ رکھا ہے۔۔ بلا شبہ یہ ایک عظیم نعمت الٰہی ہے جس سے دلوں کی پژمردگی دور ہوتی ہے اور ان کو سرور کی کیفیت حاصل ہو جاتی ہے۔ اس حوالے سے نبی اکرم ﷺ کی زندگی مبارکہ سے میں بہترین نمونہ مل جاتا ہے۔ آپ ﷺ اپنے جانثاروں کے ساتھ مزاح فرمایا کرتے تھے، جس سے ان میں خوش کی لہر دوڑ جاتی

تھی۔ مزاح کے لیے احادیث میں کچھ اصول وضوابط بھی ذکر کیے گئے ہیں، جن کی پابندی نہایت ضروری ہے۔

حوالہ جات

---

1 القاری، ملا علی بن سلطان محمد الہروی، مرقاۃ المفاتیح، دار الکتب العلمیہ، بیروت، س ن، ج:۸، ص:۶۱۷

2 السجستانی، ابوداؤد سلیمان بن اشعث، السنن، کتاب العلم، باب فی کتابۃ العلم، مکتبہ رحمانیہ، لاہور، س ن، حدیث:۳۶۴۶

3 الانصاری، حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ، دیوان حسان بن ثابت، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۹۹۴م، ص:۲۱

4 الترمذی، ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ، الجامع، کتاب البر والصلۃ عن رسول اللہ ﷺ، باب ماجاء فی المزاح، مکبتہ رحمانیہ، لاہور، س ن، حدیث:۱۹۹۰

5 البخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب الادب، باب الانبساط الی الناس، مکتبہ رحمانیہ، لاہور، حدیث:۶۱۲۹

6 الترمذی، الجامع، کتاب البر والصلۃ عن رسول اللہ ﷺ، باب ماجاء فی المزاح، حدیث:۱۹۹۱

7 الترمذی، الجامع، کتاب البر والصلۃ عن رسول اللہ ﷺ، باب ماجاء فی المزاح، حدیث:۱۹۹۲

8 السجستانی، السنن، کتاب الادب، باب ماجاء فی المزاح، حدیث:۴۹۹۸

9 السجستانی، السنن، کتاب الادب، باب ماجاء فی المزاح، حدیث:۵۰۰۰

10 سورۃ الواقعۃ:۳۶

11 الترمذی، الشمائل، باب ماجاء فی صفۃ مزاح رسول اللہ ﷺ، حدیث:۲۳۹

12 الترمذی، الشمائل، باب ماجاء فی صفۃ مزاح رسول اللہ ﷺ، حدیث:۲۳۹

13 السجستانی، السنن، کتاب الادب، باب التشدید فی الکذب، حدیث:۴۹۹۰

14 احمد بن حنبل، امام، المسند، دار الکتب العلمیہ، بیروت، س ن، حدیث:۲۵۹

15 السجستانی، السنن، کتاب الادب، باب فی حسن الخلق، حدیث:۴۸۰۰

16 سورۃ الحجرات۴۹:۱۱

17 ابن کثیر، عمادالدین، تفسیر القرآن العظیم، ج:۷، ص:۳۷۶

18 القشیری، الجامع الصحیح، کتاب البر والصلۃ، باب تحریم ظلم المسلم۔۔، حدیث:۶۵۴۱

19 السجستانی، السنن، کتاب الادب، باب من یاخذ الشیٔ علی المزاح، حدیث:۵۰۰۳

20 القشیری، الجامع الصحیح، کتاب البر والصلۃ، باب تحریم ظلم المسلم۔۔، حدیث:۶۵۴۲

21 قزوینی، محمد بن یزید، السنن، کتاب الجہاد، باب لا طاعۃ فی معصیۃ اللہ، حدیث:۲۸۶۳

22 الترمذی، الجامع، کتاب الزہد عن رسول اللہ ﷺ، باب منہ، حدیث:۲۳۱۷

References

Al-Qari, Mulla 'Ali b. Sultan Muhammad al-Harawi, Marqat al-Mafatih, Dar-ul-Kutub al-Ilmiyyah, Beirut, vol. 8, p. 617

Al-Sajistani, Abu Dawud Sulaiman ibn Ash'ath, al-Sunan, Kitab-ul-Ilm, Bab fi Kitab-ul-Ilm, Maktaba Rahmaniyya, Lahore, San, Hadith: 3646

Al-Ansari, Hasan ibn Thabit, Diwan Hasan bin Thabit, Dar-ul-Kutub al-Ilmiyyah, Beirut, 1994, p. 21
Al-Tirmidhi, Abu Isa Muhammad bin Isa, Al-Jami, Kitab al-Bar wa'l-Salat an-Rasulullah Sallallahu Alayhi Wa Sallam, Bab Ma Ja'a fi al-Mazaah, Makbata Rahmania, Lahore, San, Hadith: 1990
Al-Bukhaari, Muhammad bin Isma'il, Al-Jami al-Sahih, Kitab-ul-Adab, Bab al-Anbasat al-Nas, Maktaba Rahmania, Lahore, Hadith: 6129
Al-Tirmidhi, al-Jami, Kitab al-Bar wa'l-Salat, The Messenger of Allaah (peace and blessings of Allaah be upon him), Hadith: 1991
Al-Tirmidhi, al-Jami, Kitab al-Bar wa'l-Salat, The Messenger of Allaah (peace and blessings of Allaah be upon him), Hadith: 1992
Al-Jistani, al-Sunan, Kitab al-Adab, Bab Ma Ja'a fi al-Mazaah, Hadith: 4998
Al-Sajistani, al-Sunan, Kitab al-Adab, Bab Maja fi al-Mazaah, Hadith: 5000
Surah Al-Khayyat: 36
Al-Tirmidhi, Al-Shama'il, Bab Ma Ja'a fi Sifat Al-Humor, Hadith: 239
Al-Tirmidhi, Al-Shama'il, Bab Ma Ja'a fi Sifat Al-Humor, Hadith: 239
Al-Sajistani, al-Sunan, Kitab al-Adab, Bab al-Tahrir fi al-Qazab, Hadith: 4990
Ahmad ibn Hanbal, Imam, al-Musnad, Dar-ul-Kutub al-Ilmiyyah, Beirut, San, Hadith: 259
Al-Jistani, al-Sunan, Kitab al-Adab, Bab fi Hasan al-Khalq, Hadith: 4800
Surah Al-Hijrat 11:49
Ibn Kathir, Imad al-Din, Tafsir al-Qur'an al-Azim, vol. 7, p. 376
Al-Qashiri, Al-Jami al-Sahih, Kitab al-Bar wa'l-Salat, Bab Tahrim Atroor-ul-Muslim, Hadith: 6541
Al-Jistani, al-Sunan, Kitab al-Adab, Bab Min Yakhz al-Shi'i 'Ali al-Mazaah, Hadith: 5003
Al-Qashiri, Al-Jami al-Sahih, Kitab al-Bar wa'l-Salat, Bab Tahrim Atroor-ul-Muslim, Hadith: 6542
Qazvini, Muhammad ibn Yazid, al-Sunan, Kitab al-Jihad, Bab la Ta'a'at fi Mu'asiyyah Allah, Hadith: 2863
Al-Tirmidhi, Al-Jami, Kitab al-Zahad, The Messenger of Allaah (peace and blessings of Allaah be upon him), Bab Minh, Hadith: 2317